من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعلیها

از تصنیفات حامی دین متین محمد شرع مبین صدرنشین علم و

فضل مسند زیب نصفت و عدل جناب مولوی حاجی محمد صبغة الله قاضی الملک بهادر



در معمورهٔ فرخنده اساس مدراس بمطبع

مظهر العجائب از اهتمام بندهٔ ضعیف اضعف

سید عبد اللطیف الطف در سنه ۱۲۶۹ هجری مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنا بیعد اس بادشاہ علی الاطلاق کے لایق ہی جسنے خلافت کبری کا منشور خاقانیوں
کے نام سے رقم فرمایا اور خلعت اصطفا کی خلعت انکو پہنا کے بار گران امانت کا متحمل کیا اور
ناموس کا ترازو انکو مرحمت فرمایا تا اعمال کے نقد و جنس کو عدل و انصاف کے اوزان سے
تولیں اور جور و جفا کے غلے کو ستیا کے چھلنوں سے رولیں اور صلوۃ و سلام محمد مصطفی پر کہ جسنے
بیابان نشینان ضلالت کو شاہ راہ ہدایت بتلایا اور تشنگان میدان غوایت کو وصال
کا آب زلال پلایا اور انکی آل و اصحاب پر جو ہادیان دین کے اور حامیان شرع متین کے ہیں
کہ جنکی تیغ انصاف سے ظلم کے آثار محو ہوے اور بازار تعدی کا کاسد اما بعد بندہ عاصی پر
معاصی صبغۃ اللہ بن محمد غوث مدراسی کان اللہ لہما کہتا ہی کہ نواب والا مناقب عالی مناصب
زیب و زینت مسند ریاست کامکاری زینت بخش وسادہ عظمت و نامداری رافع اعلام عزت
و اقبال ناصب لوای جاہ و جلال واسطہ عقد مفاخر و معالی درۃ التاج اعاظم و اعالی خلاصہ
خاندان انوریہ زیب دودمان فاروقیہ مدار ملک و ملت فخر دین و دولت حامی اسلام و

مسلمین مروج احکام شرع متین نواب فلک اشتباه والا جاه محمد غوث خان بہادر بہادر جنگ
لَا زَالَ غَوْثًا لِلْغُرَبَا وَكَهْفًا لِلْمَسَاكِيْنِ وَالْفُقَرَا ارشاد کیے کہ ایک رسالہ حدود
تعزیرات کے احکام میں جمع کرنا اگرچہ یہہ بندہ قلیل البضاعت جو ہر یان فضل وکمال کے بازار
مین بے سرمایہ ہی لیکن امتثالاً للامر حسب خواہش اس قدر شناس عالمون کے ایک رسالہ مختصر امام
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق تالیف کیا اور کتب معتبرہ سے مثل ہدایہ و قاضیخان
و بحرالرایق و درمختار وغیرہ جواہر مسایل سلک تحریر مین کھینچا اگر پسند طبع ہمایون ہو تو غایت آرزو حاصل
ہوگی جناب باری سے التجا یہہ ہی کہ توفیق کو اس رسالہ نامدار کا رفیق کرے اور شرع مستقیم
قایم رکھے واللہ المستعان و علیہ التکلان **مقدمہ** انسان کی نوع باقی رہنے کے لئے ایک
کو دوسرے کی احتیاج ہی سبب اسکا یہہ ہی ہر شخص کو غذا اور مسکن اور لباس ضرور ہی ان چیزون
کو حاصل کرنے کے لئے آلات بڑھئی لہار وغیرہ کے ضرور ہین یہہ تمام کام ایک شخص سے ہونا
ممکن نہین تھا اس لئے انکے کامون کا انتظام ایک دوسرے کی مدد پر موقوف ہوا اگر سب ہمت اور
طبیعت مین متفق ہوتے تو ایک دوسرے کی اعانت نکرتا اسلئے حکمت الہی اسبات کی مقتضی
ہوئی کہ انسان کے افراد ہمت اور طبیعت مین مختلف ہون اور ہر ایک کی صنعت اور کام کی
طرف میل کرے کیونکہ سب کی طبیعت اور ہمت متفق ہوتی اور سب ایکہی صنعت کی طرف
میل کرتے تو دوسری صنعتین معطل ہو جاتین ایسا ہی اگر سب غنی یا فقیر ہوتے تو ایک
دوسرے کی اعانت نکرتا کیونکہ اگر سب فقیر رہتے ایک کو دوسرے کی خدمت کرنے سے کچھ نفع کی
توقع نہوتی پھر خدمت کاہی کو کرتا اگر سب غنی ہوتے تو اپنے استغنا کے سبب ایک دوسرے کی خدمت

کرنے سے تنگ کرتا ہی ہمت اور طبیعت مختلف رہنے سے ہر کوئی ایک صنعت کو مستحسن سمجھ کے
اسکو کامل کرنے کے لئے سعی کرتا ہی اور احوال مختلف ہونے سے ایک دوسری کی خدمت کرتا
ہی اور سب کے کام انتظام پاتے ہیں لیکن سب انسانون کی سرشت اس بات پر ہی
کہ اپنے نفع کے خواہاں رہتے ہیں اگر انکو انہیں کی طبیعت پر چھوڑ دیتے اپنی نفع کی خاطر
دوسرے کو ضرر پہنچاتے قصد فساد کرتے پس ایسی تدبیر کرنی ضرور ہوئی جس سے ایک دوسرے
پر ظلم و تعدی نکرے اور اپنے حق کو لیکے راضی ہو رہے اگر تعدی کرے تو اسکے شر کو
دفع کریں اس انتظام کی خاطر ایک شخص درکار ہی تا سب اسکی اطاعت کریں اس شخص کو
خلیفہ کہتے ہیں اور اس تدبیر کو سیاست عظمی اس سیاست کے قوانین وضع کرنا بشر کی طاقت
سے باہر ہی کیونکہ عبادات کے وظایف اور معاملات کے احکام کہ جس میں معاش و
معاد کی صلاح و فلاح ہو مقرر کرنا بشر کا کام نہیں اللہ تعالے کی طرف سے ہونا اسلئے اللہ
تعالے نے زمین پر آدم علیہ السلام کو خلیفہ کیا اور احکام خلافت کی انکو وحی کیا جب اُنہوں دنیا
سے گذرے اور انکی ذریت بکثرت ہوئی بعضے جو عالی ہمت تھے اپنی عقل و شجاعت سے رئیس
کے دوسرون کو اپنا تابع کئے لیکن بعضے عدل و انصاف کئے اور بعضے ظلم اختیار کرکے احکام
الٰہی کو فراموش کردے اللہ تعالے نے اپنے احکام کی تعلیم کے لئے پیغمبرون کو بھیجا ہر ایک
پیغمبر بموجب حکم الٰہی کے ہدایت کرنے میں قصور نہیں فرمایا آخر اللہ تعالے محمد مصطفی صلی
اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا کیا اور دروازہ نبوت کا آپ سے بند کیا جو کچھ احکام سیاست
عظمی کے تھے تمام آپ فرما چکے عدالت کے قوانین ضبط کر دئے آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلفا

اور انکے بعد علما احکام شرعی کے ضبط و نسق مین اپنے عمر صرف کئے اور انکو کہ ما کتابین تصنیف ہوئین کہ جانا اُن احکام کا ہر کسی کو میسر ہوا خلفا راشدین رضی اللہ عنہم کو فیض صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم تمام چیزونکا حاصل تھا خلافت کے امور اسی ضبط و نسق سے جاری کئے کہ بڑے حکما سے وہ بندوبست امکان نہیں رکھتا ہی جب دور خلافت نبوت کا تمام ہوا شمشیر کے بل سے تخت سلطنت پر بیٹھنے لگے عدالت کے واسطے علما کو مقرر کرنا انکو ضرور ہوا انکے حکم پر چلنے اور اس فن کی کتابین مطالعہ کرنے لگے تا سلطنت کا بندوبست احکام شرعی کے مطابق ہووے ریاست کا نتیجہ جو عدالت ہے اسی سے درست ہے اللہ تعالے داؤد علیہ السلام کو فرماتا ہی یَا دَاؤدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیفَۃً فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْعَدْلِ یعنے ای داؤد ہمنے بنایا تجھکو خلیفہ سو تو حکم کر لوگون مین انصاف سے عدل سے مقصود یہ ہی کہ بندون کے معاش و معاد کے واسطے جو چیزین ضرور ہین اُسکو انصاف کی راہ سے جاری کرنا تا ہر کوئی کمال کو جو اسکے لائق ہی پہنچے اور سیاست مین احکام شرعی کا تابع ہووے نفع و نقصان پہنچانے مین رعایت شرع کی کری جو والی ہوتا ہی تو وہ آدم علیہ السلام کا قایم مقام اور خلفا راشدین کا جانشین ہوا اُسکو ضرور ہی کہ اس نعمت کا شکر بجا لاوے اور اپنی خدمت کا لوازمہ جو عدل و انصاف ہی پورا ادا کرے جو حاکم اپنی خدمت پوری ادا کرے تو یہی سعادت کہ جسکے مافوق کوئی سعادت نہیں پاوے اور جسنے اپنی خدمت مین قصور کیا شقاوت کا کہ جسکے بعد کوئی شقاوت بجز کفر کے نہیں مرتکب ہوا عدالت کے دو قسم ہین ایک قسم حاکم کی ذات سے تعلق رکھتی ہی دوسری قسم اپنی نوع والون کے ساتھ تعلق رکھتی ہی قسم اول جو

اسکی ذات سے تعلق رکھتی ہی یہہ ہی حق تعالی کی عبودیت کا حق ادا کرنا بندگی کے رسوم
کے رعایت مین کوئی دقیقہ نہ چھوڑنا وے حقوق دو قسم کے ہین ایک اعتقادی دوسرا
عملی اعتقاد وہ کہ جسکی معرفت دل مین ہا چاہیے اسکا اصل ایمان ہی اللہ پر اور محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسکا بیان عقاید کے کتب مین مفصلاً مذکور ہی علم عقاید
کی بنا چار رکن پر ہی پہلا رکن اللہ تعالی کی ذات مقدس کو جاننا اس رکن کا مدار ان
دس چیزون پر ہی کہ اللہ تعالے ایک ہی اور موجود ہی اور قدیم ہی اور ہمیشہ باقی رہیگا اور
نہ جوہر ہی اور نہ جسم اور نہ عرض اور کسی جہت مین نہین اور کسی مکان مین نہین اور قیامت
مین ہمکو دیسیگا دوسرا رکن اللہ تعالی کی صفات کو جاننا اسکے دس اصل ہین جاننا کہ اللہ تعالے
زندہ عالم قادر مرید سمیع بصیر متکلم ہی منزہ ہی حلول حوادث سے اور اسکا کلام
اور علم اور ارادہ قدیم ہین تیسرا رکن اللہ تعالے کے افعال کو جاننا انکا مدار دس اصل پر ہی وے
ہین بندون کے افعال اللہ کے مخلوق ہین اور وے افعال بندون کے کسب سے ہوتے ہین اور وے
اللہ تعالے کے ارادے سے ہین اور پیدا کرنا اور اختراع کرنا اللہ تعالی پر واجب نہین بلکہ اسکا
فضل و احسان ہی اور ما لا یطاق کی تکلیف دینی اور بے شخص کو درد پہنچانا اللہ تعالے کو سزاوار
ہی اور اصلح چیز کی رعایت کرنی اس پر واجب نہین کسی چیز کا وجوب نہین مگر شرع سے
اور انبیا کو بھیجنا جایز ہی اور نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرے انبیا کی حق ہی چوتھا
رکن سمعیات مین انکا مدار دس چیزون پر ہی ثابت کرنا فرشتون کا اور حشر اور نشر
اور عذاب قبر اور سوال منکر اور نکیر کا قبر مین اور میزان اور صراط اور خلق بہشت و دوزخ اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چارون اصحاب ایک کے بعد ایک خلیفہ ہونیکی حقیقت اور فضیلت
صحابہ کی اور امامت کے شروط یہ چار رکن جو چالیس اصل پر مشتمل ہین علم عقاید کے وصول ہین
جس نے انکا اعتقاد رکھا تو وہ اہل سنت و جماعت مین شمار کیا جاویگا انکی تفصیل عقاید کی
کتابین پڑھنے سے معلوم ہوتی ہی اور عمل وہ جو اعضا پر طاعت اور عدل کا جاری ہونا ہی یہہ ایمان
کا فرع ہی عمل دو قسم پر ہی ایک وہ جو خدا اور بندے کے درمیان تعلق رکھتا ہی جیسے پانچ وقت
کی نماز ادا کرنی اور روزہ رکھنا اور حج کرنا اور زکواۃ دینی اور محرمات جیسے زنا اور لواطت
اور شراب پینی جوا وغیرہ سے اجتناب کرنا دوسری قسم بندون سے باہم تعلق رکھتی ہی اور وہ عدل
وانصاف کرنا اور ظلم کرنے سے باز رہنا اصل ان دو قسم کی یہہ ہی تو اپنا حق غیر پر ہو تو
اسکو حاصل کرنا جیسا چاہتا ہی اسیطرح اللہ تعالی کا حق جو تیرے پر ہی اسکو بھی
ویسا ہی ادا کر دوسرا کوئی حاکم ہوتا اور تو اسکا محکوم ہوتا تو وہ تیرے ساتھ جس طور پر رہنا
دوست رکھتا اب تو اسکے ساتھ ویسا ہی کیا چاہئے اللہ تعالی کا حق بندے پر جو ہی اسکو
بندہ بجا نہ لاوے تو امید ہی کہ غفور الرحیم بخش دیوی لوگون کا حق جس کے گردن پر ہو اسکو
اللہ تعالی آپ نہین بخشتا جب تک کہ وہ شخص نہ بخشے اس سے معلوم ہوا کہ غیر پر ظلم و تعدی
کرنی بڑا گناہ ہی اکثر گناہان حاکمون کے اسی قبیل کے ہین کیونکہ وے دوسرون کے
اموال پر تعدی کرتے ہین وہ مال کہ جو حقوق الناس سے علاقہ رکھتا ہی اسکو اپنے تصرف
مین لاتے ہین لوگون کا حق نہین دیتے اور جس کا حق جس قدر ہی اس سے زیادہ وصول کرتے
ہین اور کسی سے کچھ کام لیتے ہین تو اسکا وجورہ پورا نہین دیتے اور کسی سے کچھ چیز مول لیتے

ہین تو اسکی قیمت ادا نہین کرتے ہین اور لوگون کی ابروریزی کرتے ہین غصے سے بے
وجہ شرعی مارتے ہین قید مین ڈالتے فضیحت کرتے ہین دشنام دیتے ہین اور جان مین تعدی
کرتے ہین خون ناحق کرتے ہین اسکے سوا ظالم عاملون کو خدمت پر مقرر کرتے ہین وے
جو کچھ ظلم کرین اسکا مواخذہ بھی خدا تعالے کے یہان انھین کے ساتھ ہوگا اور بھی رعایا مین سے
ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہی مظلوم دادخواہی کے واسطے آوے تو باوجود قدرت کے اسکی داد
نہین دیتے ہین یے تمام کام بُرے اندیشے کے ہین اُن سے کوی حاکم نہین بچتا مگر وہی حاکم جو
عدل کرے عدل و انصاف کے دس اصلین ہین جسنے اُسپر عمل کریگا البتہ وہ نجات پاویگا۔
پہلی اصل علما دیندار کی صحبت کا مشتاق اور انکی نصیحت سننے کا حریص رہنا انکی
سخت بات پر خفا نہونا اور بدعلما کی صحبت سے نفرت کرنا دیندار عالم وہی ہی جو تیرے
مال کی طمع نکرے اور تیرے پند و نصیحت مین قصور نکرے بدعلما کا کام یہہ ہی کہ تجھکو
سلام کرین اور تیرا مال جو حرام کی راہ سے جمع ہوا ہی اسکو مکر و حیلے سے لینے کی خاطر تیری خوشامد
کرین دوسری اصل حاکم اپنا ہاتھ ظلم سے کھینچنا فقط کفایت نہین کرتا بلکہ اپنے
تمام امرا و عمال داروغے سپاہی چوبدار خدمتگاران سب کو ظلم کرنے سے منع کرنا اور
انکو عدل کرنیکی تاکید کرنی جو ظلم کرے اسکو سزا دینی خود حاکم ظلم کرنے سے جو پرسش
ہوگی اسکے علاقے والون کے ظلم سے بھی پوچھا جائیگا کیونکہ اسکے ہی سبب سے وے
ظلم پر قادر ہوے حاکم باوجود قدرت کے ان پر تاکید نکیا اور انکو ظلم کرنے سے باز نرکھا تو
فی الحقیقت یہہ ظلم حاکم کا ہی تیسری اصل حاکمون کو اپنی سلطنت کا تر انشا ہے ہتا ہے

اس نشہ کی خماری مین غرور کرتے ہین اپنی عقل و دانائی کے برابر کسیکو نہین سمجھتے سب کو حقیر
و ناچیز دیکھتے خلاف مرضی کوئی کچھ کہے تو اُسپر خفا ہوتے اسکی جان و مال اور آبرو لینے کے درپے
ہوتے حاکم عادل کو ضرور ہی غرور نکرنا اور آپکو سب سے حقیر اور ناچیز اور کم عقل سمجھنا کوئی
کچھ بات کہے تو اُسکو غور کرنا اگر بہتر ہو تو قبول کرنا بد ہو تو عفو کرنا درگذر نا تا انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کا واقعی نایب کہلاوے **چوتھی اصل** جو مقدمہ تیرے پاس آوے تو
اپنے تئین بمنزلہ ایک رعیت کے قرار دیوے اور سمجھے کہ حاکم دوسرا شخص ہی پھر اپنے لئے جس چیز کو پسند
نہین کرتا ہی مسلمان بھائی کے واسطے بھی پسند نکرے جب کوئی چیز کو اپنے خاطر روا
نہین رکھتا ہی دوسرون پر اسکو جایز رکھتا ہی وہ خاین ہی رعایا اس سے بیدل
ہوونگے **پانچوین اصل** حاجتمند تیرے دروازے پر جو آتے ہین اور تیرے منتظر کھڑے رہتے ہین
انکو حقیر مت سمجھ اور اللہ تعالی کا شکر کر کہ اپنے بندون کو تیرا محتاج کیا اور تجھے انکا محتاج نہ کیا
اگر اللہ تعالی تیرے سر پر کا تاج چھین لیوے اور دوسرے کے سر پر دھر تو تیرے دروازے پر کوئی
جھانک کر نہ دیکھیگا تیرے بڑے دوست اور مصاحب جو کہلاتے تھے بر مدعی بنینگے حاکم کو یہ لازم ہی کہ اسکے
دروازے پر کوئی حاجتمند آوے تو سنت اور نفل کام مین بھی مشغول ہو تو اسکو موقوف کر کے اول اسکی
حاجت کو دریافت کرے پھر اسکی حاجت روائی اپنے سے ہو سکتی ہو تو ادا کرے
نہین تو میٹھی بات کر کے اسکو رخصت دیوے تو امیدواری مین اسکو تباہ نکرے فریادی
داد خواہ جو عرایض تجھے گذرانتے ہین اسکو اپنی ذات سے دیکھ دوسرے کی اعتماد پر نہ چھوڑے
کیونکہ احتمال ہی فریاد اسی معتمد شخص پر یا اُسکے بھائی بند دوست پر ہو تو وہ اسکے احوال

کو تھوڑے اوپر بھی کنند نہ گزریگا اُسی فریادی پر اول سے زیادہ ظلم کریگا چھٹوین اصل حاکم
جب تلک اپنے شہوتون کو جیسے اچھے کپڑے لذیذ کھانے فراغت کے مکانات باغات وغیرہ
ترک کر کے قناعت نہ اختیار کرے عدل نہین ہوتا اب جاننا چاہئے حاکم ان شہوتین اور
فضولیون مین جو پیسا صرف کرتا ہی وہ بیت المال یا اسکی ذاتکا بیت المال سے لیکے اگر یہہ
اخراجات کرتا ہی تو وہ خاین ہوا کیونکہ بادشاہ اگر زاہد و تقوی پر عمل کرے تو نوکرون کو جو بہت
کم درماہہ دیتا ہی انکے موافق لیوے اُس وقت عدالت محض اور خلفاء راشدین کی پوری متابعت
ہوتی ہی اگر میانہ روی اختیار کرے تو اپنے اکثر امرا کو جو دیتا ہی اُسقدر لیوے اگر اس سے بھی زیادہ
لینا چاہے تو اپنے بڑے امیر کو جو دیتا ہی اُس سے کچھ زیادہ لیوے اس سے زیادہ لینا جایز نہین
اگر اُسکے ذات کا مال ہی تو اسمین کئی حقوق اپنا نفقہ اپنی عیال کا نفقہ دینا بقدر ضرورت اور مال
نصاب کو پہنچا ہی تو اُسکی زکوۃ دینی فرض ہی اور دوسرے نیک کامون مین صرف کرنا مستحب ہی ایسے
کامون مین جو صرف کرتے ہین انداز سے کرنا اتنی تنگی نہ کرنا کہ جس سے بخیل کہلاوے اس قدر بھی
ہاتھہ نہ کھولنا کہ جس سے محتاج قلاش بن جاوے اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب
کر کے فرماتا ہی وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ
الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا یعنے نہ رکھہ اپنا ہاتھہ بندہا اپنی گردن کے ساتھہ اور نہ کھول دے اسکو
نرا کھولنا پھر تو بیٹھہ رہے الزام کھایا ہوا اس آیت سے معلوم ہوا کہ اپنا مال خدا کی راہ مین دے
چھوڑنا جایز نہین مگر جس شخص کا یقین قوی ہی اور توکل مضبوط کہ اگر اپنا تمام مال اللہ کی راہ مین
خرچ کر دیا تو اسکی قناعت مین کچھ خلل نہین ہوتا ہی ایسے کو تمام مال خرچ کر دینا جایز

ہی مباح چیزین جیسے بہتر بہتر اقسام کے کھانے بھاری بھاری کپڑے وغیرہ میں صرف
کرنا جایز ہی پر مکروہ حرام کامون میں خرچ کرنا جیسے کنچنیون کو لونڈون کو قوالون کو مسخرون کو
دینا یا مثلاً اٹھا کے پانی مین ڈالدینا توڑ ڈالنا حرام ہی اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ یعنی اللہ دوست نہین رکھتا اسراف کرنے والون کو اور فرماتا ہی
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ
یعنے مت اڑا بکھیر کر بیشک اڑانے والے بھائی ہین شیطانون کے حاکم کو ضرور ہی اپنی اخراجات اور جود
و بخشش اندازسے کرنا کسی کو کچھ دیوے تو اسکے حوصلے کے برابر دینا بے فایدہ کامون مین مال صرف
نکرنا ریاست کا بنھاو مالسے ہی مال نہین تو قافیہ تنگ ہوگا ساتھوین اصل نرمی سے کام
جب تک نکلتا ہی سختی نکرنا آٹھوین اصل رعیت اپنے سے راضی رہنے کے لئے کوشش کرنی
لیکن اس رضامندی مین موافقت شرع کی ضرور ہی لوگ اپنے سے خوش ہونا کر کے مخالفت
شرع کی کرنا نہایت مذموم ہی شرع پر عمل کرنے سے لوگ خفا ہون تو انکی خفائی کچھ ضرر نہ دیگی لوگون
کا احوال اعتمادی لوگون سے دریافت کرنا اور انکی زبانون حاکم کی کس بات کا عیب نکلتا ہی
اسکی تجسس مین رہکے اسکو دفع کرنا خوشامد کے واسطے جو تیرے روبرو آکے کہتے
ہین کہ لوگ آپسے بہت خوش ہین آپکی تعریف کرتے ہین دعائین دیتے ہین اسکے مانند بہت
سے دروغ گوئی کرتے ہین انکی بات پر مغرور نہونا نوین اصل لوگونکے مرتبے پہچاننا جو
شخص جس مرتبے کا ہی اسکے درجے کے موافق اسکے ساتھ سلوک کرنا انعام واکرام و داد و دہش
عزت و مرتبہ تعزیر وغیرہ سب چیزون مین اسکے مرتبے کے موافق اس سے پیش آنا جسکا ترامرتبہ ہی

اسکے ساتھ اسکے مرتبے کے موافق نہ چلے تو اسپر ظلم ہوا اگر اسکے مرتبے سے اسکو زیادہ بڑھا
یا تو دوسرے مستحقون پر ظلم ہوا کیونکہ جو شخص زیادتی کا استحقاق نہین رکھتا ہی اسکو اسکے ہمسرون
سے زیادہ دیوے تو وے تمام جو اسکے مثل تھے انکی عزت کم ہوگی ان تمام کی خاطر شکنی ہوئی
لوگون کے پانچ طبقے ہین پہلا طبقہ وے لوگ جو نیک ہین اور انکی نیکی دوسرون کو
پہنچتی ہی یہہ لوگ علمای شریعت اور مشایخ طریقت ہین کہ جن پر اللہ تعالی کی رحمت فیضان
کرتی ہی اور اسکی عنایت کے لایق ہین حاکم کو ضرور ہی اس طبقے والون کو اپنے سے
نزدیک کرے اور انکی تجویز سے اپنی ریاست کے امور کا بندوبست کرے اور اسی طبقے
والون کو کار و خدمت دیوے تو حکما کہتے ہین حاکم کے پاس علمای دیندار بہت جمع رہنا اور
انکے کہے کے موافق عمل کرنا اسکی دولت کی ترقی کی علامت ہی دوسرا طبقہ وے
لوگ جو بالطبع نیک ہین لیکن انکی نیکی دوسرون کو نہین پہنچتی یے لوگ ہین جو کنج عافیت مین
بیٹھکے اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہین حاکم اس طبقے والون کا اکرام کرے اور انسے
دعا لیوے تیسرا طبقہ وے لوگ جو بالطبع نہ نیک ہین نہ بد حاکم اس طبقے والون کو اپنی ظل عاطفت
مین رکھے اور نظر رحم سے دیکھے تا وے لوگ سعی کرکے کہین بیداد و فساد کی طرف میل نکرین
چوتھا طبقہ بد لوگ ہین لیکن انکی بدی دوسرونکو نہین پہنچتی ہی پانچوان طبقہ
وے لوگ ہین جو انکی بدی دوسرون کو پہنچتی ہی ان دونو طبقے والون پر حد یا تعزیر مطابق
شرع کے جاری کرنی ضرور ہی پھر جو کوئی جسقدر حد یا تعزیر کا مستحق ہی اتنی ہی عقوبت اسکو
دیوے اسمین زیادتی یا کمی نکرے کیونکہ گناہ کی مقدار سے بڑھکے عقوبت کرنی ظلم ہی اللہ تعالی

فرماتا ہی وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ یعنے جو کوئی بڑھ چلے اللہ
کی حدون سے سو اسنے ظلم کیا اپنی جان پر اور گناہ سے کم عقوبت کرنا بھی بہتر نہین کیونکہ
اسکو سزا پوری نہ ملنے سے دوسرے دلیر ہونگے گناہ پر اقدام کرینگے غرض لوگون کے
مرتبو پر واقف ہونا عدل کے لئے ضرور ہی اور جانئے کہ حاکمون کے پاس اکثر لوگ جو جمع ہوتے
ہین محض دنیا حاصل کرنے کے ارادے آتے ہین ظلم و ستم کو اسکے پاس اچھا کر بتلاتے ہین حاکم کی
خیر خواہی انکو بالکل منظور نہین ہے خدمت مین جو حاضر ہین وے تیری خدمت نہین
کرتے بلکہ اپنی شکم پروری کرتے ہین اس بات پر دلیل یہہ ہی کہ جب دیکھتے ہین کہ اس
حاکم کی حکومت مین کچھ تنزل ہونے لگا تو حضورباشی مین قصور کرتے ہین دوسرے
کے پاس کہ جس سے توقع ہی جمع ہوتے ہین کل تجھکو سرکے آسمان پر چڑھاتے تھے آج گالیان دیتے
ہین حاکم کو ضرور ہی ایسے لوگون کو پہچانے اور انسے خیر کی توقع نرکھے جو نہ سمجھا سو وہ عاقل
نہین جو عاقل نہین اس سے عدل ہونا بھی ممکن نہین جو عدل نکریگا تو دوزخ مین پڑیگا جو
اسکو جانکے عمل نکرے وہ بڑا بیوقوف ہی اپنے ہاتھ سے اپنے پیر پر تیشہ مارتا ہی
دسوین اصل اپنے تئین لوگون کی آنکھ مین حقیر نکرنا دو کام سے حاکم خلق کے پاس حقیر
ہوتا ہی ایک تو لہو لعب کرنے سے جیسے شطرنج گنجفہ وغیرہ بازیان کرنا لوگون سے ہنسی ٹھٹھا کرنا
دوسرا غصہ کرنے کی مقامین اغماض کرنے سے خلاصہ کلام یہہ ہی اللہ تعالی کی کمال عنایت
جس بندے پر ہوتی ہی اسکو ریاست عطا کرتا ہی خلق کے نظام کی زمام اسکے دست
اختیار مین دیتا ہی بندون کے مصالح اور معاش کا بندوبست اسسے متعلق کرتا ہی رئیس کو ضرور

ہی خلق اللہ پر رحم کی نگاہ رکھنا اور اپنی رعایا کی محافظت کرنی اور خدا ترس آدمی کو ان پر بڑا
بنانا اور قوی کو ضعیف پر ظلم و تعدی کرنے نہ دینا اور انکی حقوق ادا کرنا درماندہ انکا اپنی گردن
پر باقی نہ رکھنا جھوٹھ اور وعدہ خلافی سے احتراز کرنا دین کے کام جیسے نماز وغیرہ مین آپ اول اہتمام
کرنا پھر دوسرون پر تقید کرنا شہوات نفسانی خواہشات شیطانی اپنے کو باز رکھنا بعد جو شخص
خلاف شرع کرتا ہی اسکو بموجب شرع کے تعزیر دینی امور ریاست کے ضبط و ربط مین اپنی ذات سے
متوجہ رہنا دوسرون کے اعتماد پر نہ چھوڑنا داناؤن سے مشورت کرکر کام کرنا رعایا کی دوستی حاکم
کی نیک سیرت پر موقوف ہی حاکم کو ضروری رعایا کے کامون پر نظر کرنی اور انکی خوبو سے
واقف ہونا نیک کامون پر انکو جزا دینا بد کامون پر سزا پہنچانا بد کام سے واقف ہو تو اغماض نہ
کرنا کیونکہ ظالم کے ظلم پر اغماض کریگا تو قوی ضعیف پر اور غنی فقیر پر تعدی کریگا نیکان بیدل اور
بدان خوش دل ہونگے رعیت تباہ ہوگی اور حاکم کو ضروری کہ ہر کام کو اسکے وقت پر کرنا اپنے
اوقات کے چار حصے کرے ایک حصہ اللہ تعالی کی عبادات کے واسطے دوسرا حصہ سلطنت کے
کامون کو دیکھنے اور مظلومون کا انصاف کرنے تیسرا حصہ علم حاصل کرنے اور کتب کا مطالعہ کرنے
کو چوتھا حصہ اپنے آرام کے خاطر کھانے پینے سونے نفس کی راحت دینے کو علم اور مطالعے مین
جو وقت صرف کرتا ہی ضروری علم جو کار آمدنی ہی اس مین صرف کرے وہ علم تفسیر اور حدیث
اور فقہ اور انکی آلات ہین اور کتب جو مطالعہ کرتا ہی اسمین ایسی کے ہون جس سے تہذیب
اخلاق اور ریاست کا بندوبست حاصل ہوتا ہی ونکا شعر مباح کہنا اور پڑھنا مضایقہ
نہین اکثر شعر مین مشغول رہنا ممنوع ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین تمہارے

ہین کسی کا شکم بھرنے سے پرہونا بہتر ہی کہ شعر سے پرہوئے اللہ تعالی احکام کو نیک توفیق دیوے تابعداری انکی جو ہم پر واجب ہی بخوبی کرا وے واللہ ولی التوفیق اب جاننا چاہئیے کہ چوتھے طبقے اور پانچوین طبقے والے جو لوگ ہین انکے لئے شرع مین جو سزا مقرر ہی اُسکے مطابق سزا دینا اور باقی طبقے والے لوگ سے بھی جرم صادر ہووے تو انکو شرع کے موافق سزا دینی واجب ہی سزا دو قسم پر ہی ایک حد دوسری تعزیر حد ایک سزا ہی معین اللہ تعالی کے حق کے لئے تعزیر ایک سزا ہی غیر معین ادب سکھانے کے واسطے حد اور تعزیر مین فرق یہہ ہی حد مین تازیانے شارع کی طرف سے مقرر ہین کمی یا زیادتی اُسمین جایز نہین اور کیسا ہی آدمی ہو اعلی یا ادنی تمام پر برابر جاری کرنا ہی اور تعزیر مین تازیانہ مقرر نہین حاکم کی رای پر مفوض ہی اور دونون مین یہہ فرق ہی حد شبہے سے ساقط ہوتا ہی تعزیر ساقط نہین ہوتی بلکہ لازم ہوتی ہی اور بھی ایک فرق ہی کہ نابالغ پر حد نہین پر تعزیر ہی ان دونون کا بیان ہم دو باب مین بیان کرتے ہین قتل اور قصاص اور قطاع الطریق کی سزا اس ملک مین اختیار مین نرہنے سے اسکا بیان ترک کیا گیا پہلا باب حد کے بیان مین جن گناہ انکا جرم بڑا رہنے سے اور انکا فساد عام ہونے سے اللہ تعالی انکی سزا آپ ہی مقرر کردیا کہ جسمین کمی اور زیادتی کو دخل نہین ان حدون کو قایم کرنے سے تمام لوگ کو فایدہ ہوتا ہی اور ملک مین فساد نہین مچتا یہہ حد چار قسم کی تقصیر مین ہوتا ہی ایک زنا دوسرا چوری تیسرا نشا پینا چوتھا خذف یعنے زنا کی تہمت کسی پر کرنا ان چارون تقصیرون کا بیان چار فصل مین لکھا جاتا ہی

پہلی فصل زنا کی حد مین جو عاقل و بالغ مست تہا

عورت کے قُبُل مین وطی کریگا اور وہ عورت اُسکی منکوحہ اور باندی نہوگی اور اس مین ملک کا شبہہ
بھی نہوگا اور اسکی رضا سے یہہ فعل کرینگے تو عورت اور مرد دونون پر زنا کا حد لازم ہوتا ہی جبر
زنا کیا تو فقط جبر کرنے والے پر حد ہی مجبور پر حد نہین مجنون اور نابالغ زنا کرے تو اُن پر حد
نہین اور عورت جو حد شہوت کو نہین پہنچی اس سے زنا کرنے والے پر حد نہین اور جس
عورت مین شبہہ ملک کا ہی جیسی بیٹے کی باندی سے وطی کرے تو حد نہین ایسا ہی بے شہود
جس عورت کو نکاح کیا ہی اسکے وطی مین بھی حد نہین زنا دو طور ثابت ہوتا ہی ایک اعترافی
آپ اقرار کرنا کہ مین زنا کیا ہون اور یہہ اقرار چار دفعہ چار جلسون مین ہوا چاہیے اور یہہ اقرار
زبان سے صریح لفظ کے ساتھہ ہونا اور حاکم یا قاضی وغیرہ کہ جنکو حد جاری کرنے کی [illegible]
ہی اُنکے روبرو ہونا اور یہہ اقرار نشہ کی حالت مین نہ کرنا اگر ایک ہی جلسے مین چار بار اقرار کیا تو
وہ گویا ایک ہی دفعہ اقرار کیا چاہیے کہ ایک بار اقرار کرے اور جانے والی کے نظر سے غائب ہوکے
پھر آکے دوسرے دفعہ اقرار کرے اسیطرح چار بار اقرار کرے امام کو سزاوار ہی کوئی
اقرار زنا کا کرے تو اسکو اقرار سے پھر جانیکے خاطر کچھہ باتین کہدینا مثلا بولنا کہ تو کیا
دیوانہ ہی شاید تو نے شبہہ سے کیا ہوگا یا بوسہ دیا ہوگا جب اُسنے چار بار اقرار کرچکا اور
معلوم ہوا کہ اسکی عقل مین کچھہ قصور نہین تب اس سے پوچھنا کہ زنا کیا ہی اور کیسا کیا
کس سے زنا کیا اور کہان کیا دوسرا طور شہود ہین جب چار مرد عاقل وعادل آکے قاضی
کے آگے گواہی دین تو زنا ثابت ہوتا ہی قاضی کو ضروری کہ ان چارون شاہد سے دریافت کرے
کہ زنا کیا ہی وہ کس طور سے زنا کیا کس جگہہ کیا کتنے روز ہوے اور کس سے زنا کیا اور وہ چارون

شاہد اسکو زنا کیا سوا ایسا دیکھنا شرط ہی جیسی سلائی سرمہ دان مین پہنچتی ہی اور
گواہی ایک مہینے کے اندر دینا بے عذر مہینے کے اندر گواہی نہ دیوین تو انکی شہادت
مقبول نہ ہوگی جب چارون شاہد متفق گواہی دین اور ان شاہدون کی عدالت ثابت
ہوئی تو زنا ثابت ہوا پھر دریافت کرنا کہ زانی محصن ہی یا نہین اگر زانی محصن ہی تو
رجم اسکو کرنا یعنے پتھرون سے اسکو مرے تک سنگسار کرنا محصن سے مراد
یہان یہہ ہی کہ زنا کرنے کے قبل نکاح صحیح کرکے وطی کرے اور وہ شخص وطی کے
وقت مسلمان آزاد عاقل بالغ ہو اور عورت جسکو نکاح کیا تھا وہ بھی مسلمان آزاد
عاقل بالغ رہے اگر زانی محصن نہین تو اسکو سو تازیانے مارنا بشرطیکہ حر ہے
اگر غلام ہو تو اسکو پچاس تازیانے مارے اور زنا کا حد مارتے جو ہین اسکو ایسے کوڑے
جسکو گرہ نہو مارے اور بہت زور سے نمارنا کہ جس سے بدن پھوٹ جاوے
اور بہت آہستہ بھی نہ مارنا کہ جس سے درد نہو بلکہ ضرب متوسط ہو اور ایک ہی جگہہ پر
نہ مارنا بلکہ تمام بدن پر متفرق کرکے مارنا مگر سر پر او منہہ پر او فرج پر نہ مارنا اور حد مارتے
وقت مرد کے بدن پر کے کپڑے نکالنا ازار کے سوائے اور عورت کے کپڑے نہ نکالنا مگر
پنبہ دار یا پوستین ہو تو اسکو نکالنا مرد کو حد مارے تو کھڑا کرکے مارنا اور عورت کو بٹھا کے
اس حد میں عورت مرد کا حکم ایک ہی ہی اگر دونون محصن ہون تو دونو کو رجم کرنا ایک محصن ہی ایک
نہین تو جو محصن ہی اسکو رجم کرنا جو محصن نہین اسکو تازیانے مارنا اس سے زیادہ
احکام زنا کے اس رسالے میں لکھنا مقصود نہین تھا اسلئے قلم کے گھوڑے کی باگ موڑا

دوسری فصل چور کے حد میں چوری کا حد داہنا ہاتھ منکتھ سے کاٹنا ہاتھ کاٹنے
بعد دوسری دفعہ بھی چورایا تو بائیں پیر کو ٹخنے کے پاس سے کاٹئے تیسری بار چوری کیا تو
اسکو توبہ کئے تک قید کرنا ہاتھ کاٹنے کے واسطے شرط ہی کہ چرانے والا عاقل بالغ
آنکھین والا ہو گنگ اور اتھانہ ہو اور چورایا سو مال کسی انسان کے ملکت مین ہو مال وقف
نہو اور دس درم سے کم نہونا اور محفوظ جاگہہ سے خفیہ چورانا شرط ہی اگر کسی نے چوری کیا
اور ان شرطون سے کوئی شرط بھی مفقود ہو تو اسکا ہاتھ نہ کاٹنا مگر تعزیر دیجے چوری
چور کے اقرار سے ثابت ہوتی ہی یا شہادت سے دو مرد عادل کے جب شاہد شہادت
ادا کیا تو اس سے پوچھنا کہ کیا چورایا کیسا چورایا مال کہان تھا کتنا تھا کس کا مال چورایا
اصل مذہب یہہ ہی چوری کا گمان کسی پر ہو تو اسکو اقرار کرنے کے خاطر مارنا جایز نہین
علمای متاخرین سیاست کے واسطے مارنا جایز رکھے ہین یہہ مارنا بھی اسوقت جایز ہوگا
کہ اسکے چورانے پر ظن غالب ہووے لیکن اسقدر مارنا کہ گوشت پھوٹ کے بارد سے
تہمت سے قید کرنا جایز ہی چور کے تمام احکام تفصیل لکھنے کی ہمکو احتیاج نتھی اسلئے
اتنی ہی بیان پر اختصار رہا تیسری فصل حد شرب کے بیان مین
مسلمان عاقل بالغ جو گنگ اور مضطر نہین شراب پیوے اگرچہ ایک قطرہ بھی ہو تو اسکو
حد مارئے ایسا ہی کسی نے سیندی تاڑی ناریلی بوزہ نشے کی دوسری چیزین جو پھلون
یا حبوب سے بناتے ہین نشا کرے تو اسکے واسطے بھی حد مارئے کافر اور بچہ اور مجنون اور
گنگ کے حد نہیں مگر تعزیر دینا ہی اور اندھے پر حد ہی حد مارنے کے خاطر شرط یہہ ہی کہ اسکو

پکڑے سو وقت منھہ مین شراب وغیرہ کی بو رہے اگر حاکم کا گھر نزدیک ہوے تو شہادت ادا کرنے
کے وقت بھی منھہ مین بو رہے اگر دور سے پکڑ کر لانے کے سبب سے بو نرہے تو حد ساقط
نہیں ہوتا لیکن شاہد شہادت اس بات کی دینا کہ ہم پکڑتے وقت اس کے منھہ مین
بو تھی ایسا ہی اگر پینے والا حاکم کے پاس اقرار کرے تو بھی شرط ہی کہ اقرار کے وقت منھہ
مین بو رہے اگر بو گئی بعد اقرار کیا یا شہادت گذری اور پئے سو جگہہ مین اور قاضی
کے مکان مین مسافت دراز نہیں تو حد لازم نہین ہوتا شراب وغیرہ کا پینا اسکی اقرار
سے یا دو شاہد کی گواہی سے ثابت ہوتا ہی منھہ مین فقط بو رہنے سے یا اسکو قے
کرنے سے ثابت نہیں ہوتا پینے والا جو اقرار کرتا ہی وہ اقرار نشا اترنے کے بعد کرنا ضرور
ہی ایک بار بھی اقرار کیا تو بس ہی دو شاہد گواہی دیں تو ان شاہدون سے پوچھا چاہئے
کہ کیا پیا اور کیسا پیا اور کب پیا اور کس جگہہ پیا دونون گواہ کی شاہدی مین اختلاف آوے یے
مثلاً ایک نے گواہی دی کہ اس نے پیا سو مین نے دیکھا دوسرا شاہد بولا کہ اس نے
میرے روبرو پینے کا اقرار کیا یا ایک شاہد بولا کہ اسنے شراب پیا دوسرا بولا کہ سیندی پیا یا ایک نے
کہا کہ صبح کو پیا دوسرا بولا شام کو تو انکی شہادت مقبول نہوگی اور اسکو حد نہ مارینگے اور
دونون گواہ مرد اور عادل ہونا شرط ہی عورت کی گواہی اور فاسق کی گواہی مقبول نہین
اگر گواہ مستور الحال ہین یعنی ظاہر حال پر دیکھتے عادل نظر آتے ہین تو انکی عدالت متحقق
ہوے تک پینے والے کو قید مین رکھنا شراب وغیرہ کا حد حر کو اسی کوڑے اور غلام ہو تو چالیس
کوڑے مارئے او نشا اترنے کے بعد حد مارنا نشا کی حالت مین مارنا کفایت نہین کرتا

اول اقرار کرکے پھر بدل گیا تو حد ساقط ہوگا نشا چڑھنے کی علامت یہہ ہی کہ اسکی بالتو
میں لغزش آوے اور اِس حد کو بھی متفرق تمام بدن پر مارے سر پر اور مُنہہ پر اور فرج پر نہ مارنا
اور ایسے کوڑے سے جس کو گرہ نہین ہی مارنا اور مارنے کے وقت سواے ازار کے دوسرے
کپڑے بدن پر سے نکالنا زنا کے حد سے یہہ حد آہستہ مارنا چوتھی فصل حد قذف
کے بیانمیں زنا کی تہمت کرنے کو قذف بولتے ہین تہمت کرنے والے کو قاذف کہتے
ہین اور جس پر تہمت کیا ہی اسکو مقذوف کہتے ہین کسی نے کوئی مرد یا عورت کو جو
محصن ہی زنا کیا کرکے کہا یا اسکو ای زانی کرکے پکارا اور زنا کرنے پر چار شاہد نہ گذارا
اور جس کو کہا ہی اسنے سزا دینے کی خاطر مستغاثی ہوا تو قاذف کو اسّی کوڑے
مارین بشرطیکہ حر ہووے اگر قاذف غلام ہو تو اُسکو چالیس مارین قذف قاذف کے
اقرار سے ثابت ہوتا ہی یا گواہی سے دو مرد عادل کے اقرار ایک بار کرنا بس ہی اگر اقرار
کرکے بدل گیا تو یہہ بدل جانا مقبول نہین کسی فاسق اور عورتون کی شہادت سے
قذف ثابت نہین ہوتا ایسا ہی ایک مرد اور دو عورتون کی شہادت سے بھی ثابت
نہین ہوتا اور مقذوف محصن ہونا جو شرط کئے اُس سے مراد یہہ ہی وہ حر مسلمان عاقل
بالغ عفیف ہو عفیف اسکو کہتے ہین کہ وہ اپنے عمر مین کسی عورت سے زنا نہ کیا ہو اور شبہے
سے یا نکاح فاسد سے بھی کسی عورت سے وطی نکیا ہو جو حرام وطی ہی عفت کو باطل
کرتی ہی خواہ وہ عورت جس سے وطی حرام کیا ہی چھوتی ہو یا بڑی یا غیر کی باندی یا اپنی
باندی جو رضاعت کے سبب سے اس پر حرام تھی یا جنون کی حالت مین یا دار الحرب مین

وطی کیا ہو اگر اپنی باندی جو مجوسیہ ہی یا غیر کے نکاح مین ہی یا بیع فاسد سے خرید کیا ہی یا اپنی عورت سے جو حایض ہی یا روزہ دار ہی وطی کیا تو عفت ساقط نہین ہوتی اسکے قاذف کو حد مارینگے جب کسی نے قاضی کے پاس آکے دعوی کیا کہ فلانا مجھکو قذف کیا اور وہ انکار کیا او مقذوف دو شاہد لے آیا تو قاضی کو چاہئے کہ شاہدون سے پوچھے کہ وہ کیا بولا اور کس روز بولا اور کس جگہہ بولا اگر دونو گواہ متفق شہادت دین اور شاہد عدل رہے تو اسکو حد مارینگے اگر شاہدون کی عدالت قاضی کے پاس متحقق نہو تو انکی عدالت دریافت ہوئی تک قاذف کو قید میں رکھنا اگر ایک شاہد بولا کہ اسنے پنجشنبے کے دن قذف کیا دوسرا بولا جمعہ کے دن تو امام کے قول پر شہادت مقبول ہوگی اور قاذف کو حد مارینگے ایسا ہی قذف کیا سو مقام میں اگر گواہان اختلاف کرینگے تو امام کے قول سے شہادت مقبول ہوگی صاحبین کے قول سے اس اختلاف سے شہادت مقبول نہ ہوگی فتوی امام کے قول پر ہی اگر ایک شاہد اسکے قذف پر گواہی یا دوسرا شاہد اسکے اقرار پر تو گواہی مقبول نہوگی اور قذف کون سے زبان مین کیا سو شاہدون مین اختلاف آوے تو انکی شہادت مقبول نہ ہوگی اگر کسی نے دعوی کیا کہ فلانا مجھکو قذف کیا اور اُسپر ایک ہی شاہد گذرانا تو قاضی قاذف کو حد نہ مارے قید کرنا ہی یا نہین دیکھنا چاہئے اگر وہ شاہد فاسق ہی تو قید نہ کرنا اگر وہ شاہد عادل ہی اور مقذوف کہتا ہی کہ میرا دوسرا شاہد اسی بستی میں موجود ہی تو اس وقت دو روز یا تین روز تک قاذف کو قید کرنا ہی اس عرصے میں دوسرا شاہد کو لے آیا تو بہتر نہین تو قاذف کو قید سے

چھوڑ دینا ایسا ہی اگر دوسرا شاہد اس بستی کے باہر ہے لیکن قریب ہی کہ تین روز کے عرصے
میں حاضر کر سکتا ہی تو بھی قید کرنا ہی اگر تین روز کے اندر شاہد حاضر نہین ہو سکتا ہی تو
قید نکرے اگر کسی پر قذف کیا اور اسکے زنا پر چار شاہد لاگے گذرانا اور شاہد فاسق ہیں تو قاذف
سے حد ساقط ہوگا اور مقذوف اور شاہدون پر بھی کچھ نہین اگر زنا پر چار شاہد نہ گذرے تو
باقی شاہدون پر جو زنا کی شہادت دئے ہیں حد قذف جاری ہوگا حد قذف کے لئے صریح لفظ
کہنا ضروری کنائے سے بولا تو حد نہ مارینگے اگر غصے کی حالت مین کسی کو بولا تو فلانے کا
بیٹا نہین تو حد مارین اگر غصے کی حالت نہو تو حد نہ مارین کیونکہ غصے وقت یہہ لفظ
کہتے ہین تو اس سے گالی کا ارادہ کرتے ہیں غصے کی حالت نہو تو گالی منظور نہین ہوتی
ہی بلکہ باپ بیٹے میں مشابہت نہیں کرکے ارادہ کرتے ہیں اگر کسی کو کہا ای ولد الزنا تو
حد مارینگے اگر کہیگا ای زانیہ کے بیتے تو یہہ قذف اسکی ما کا کیا اگر کہیگا ای زانی اور زانیہ کے فرزند
تو قذف اسکے باپ ما دونون کا کیا اگر کہا ای زانی کے بھائی تو قذف اسکے بھائی کا
کیا قذف جسکا کیا اگر وہ زندہ ہو تو فریاد کرنا اور حد کا مطالبہ کرنا اسی کا حق ہی پھر وہ دنیا
حاضر رہی یا نہ رہی حد کا مطالبہ کرنے کے آگے اگر مقذوف مر جاوے یا مطالبہ کیا اور کچھ حد
مارنے کے بعد مر گیا تو حد باطل ہوا اگر مقذوف غایب تھا سو آکے دعوی کیا اور کچھ حد
مارے بعد پھر غایب ہوا تو باقی حد نہ مارینگے جب تک وہ حاضر نہووے کیونکہ تمام حد مارے
تک مقذوف حاضر رہنے مطالبہ کرنا شرط ہی کسی نے اگر میت کا قذف کیا تو اسکے والدین
کو اگرچہ اعلی ہون اور اولاد کو اگرچہ اسفل ہون مطالبہ کرنا پہنچتا ہی پھر وہ دعوی کرنے والے

وارث ہون یا نہ جیسے کافر اور قاتل اور غلام اگر ان لوگون سے کسی نے دعوی چھوڑ دیا تو دوسرے کو
مطالبہ کرنا پہنچتا ہی میت کے قذف کا مطالبہ وہی شخص کرنا کہ جسکے نسب میں عیب لگتا ہی میت
کے قذف سے اسکے بھائی بہن چچا پھوپھی ماموخالہ کو جو نسب کے حاشیون میں واقع ہوتے
ہین مطالبہ نہین پہنچتا اور فرزند کو نہین پہنچتا اپنے باپ دادا مانی دادی سے حد قذف کا
مطالبہ کرے اگر کسی نے اپنے باپ یا پایا بھائی یا چچا کا قذف کیا تو اسکو حد مارینگے اگر کسی نے
اپنے بیٹے کو بولا ای زانیہ کے بیٹے اور اسکی ماں مر گئی ہی تو اس فرزند کو اپنے باپ سے حد
قذف کا مطالبہ کرنا نہین پہنچتا اسکو اگر دوسرے شوہر کا فرزند بھی موجود ہی تو اس فرزند کو پہنچتا ہی کہ وہ باپ
سے حد کا مطالبہ کرے اگر دو شخص گالیان لڑین ایک کہا یا زانی دوسرا بولا مین نہین بلکہ
تو ہی تو دونون پر حد آویگا اگر دو شخص گالیان لڑے ایک بولا میں کچھ زانی نہین یا بولا میری
ماں زانیہ نہین تو حد نہ آویگا کیونکہ یہہ لفظ صریح نہین قذف کا حد دیر ہونے سے ساقط نہین
ہوتا ایسا ہی مقذوف معاف کر دینے سے بھی ساقط نہین ہوتا بلکہ عفو کرکے پھر جب دعوی
کریگا تو دعوی مسموع ہوگا اور حد قذف جاری نکرنا جب تک مقذوف طلب نکرے مقذوف مطالبہ
نکرنا بہتر ہی جب حاکم پاس مرافعہ کیا تو بہتر ہی کہ پیشتر زنا ثابت ہونیکے قاضی مقذوف کو کہے کہ اس سے
در گذر قذف کا حد مارتے وقت بدن پر کے کپڑے نہ نکالنا مگر پوستین یا ڈغلا کہ جسکے رہنے
سے مار کی تاثیر نہو اسکو نکالنا دوسرا باب **تعزیر کے بیانمیں** لوگ ایک
دوسرے کو ایذا دیتے ستاتے لڑتے گالیان دیتے ہاتیں اللہ تعالی کے اوامر اور نواہی کو بجا
نہین لاتے سو انکو ادب کھانے کی خاطر تعزیر مقرر ہوئی بے اعتدالیان اقسام کے ہین انکے

سب صورتین حصر ہونا ممکن نہیں اس لئے تعزیر کے واسطے ایک کلی حکم کہہ دیئے کہ جتنے صورتیں
ہون اس کلئے پر دیکھہ کے حکم کر سکتے ہیں وہ کلیہ یہہ ہی کہ جو کوئی امر منکر یعنے بد کام کا مرتکب ہووے
یا مسلمان کو ناحق ایذا پہنچاوے خواہ ایذا قول سے ہو یا فعل سے یا اشارے سے اور اس
امر میں حد مقرر نہیں ہی تو تعزیر دینا واجب ہی تعزیر دو قسم پر ہی ایک حق اللہ دوسرا
حق الناس حق اللہ جو تعزیر ہی اسکو ترک کرنا حاکم کو جایز نہین مگر حاکم کو معلوم ہووے کہ وہ شخص ملا
تعزیر کے اس فعل سے باز آیا اور توبہ کیا تو تب تعزیر قایم نکرنا پہنچتا ہی ہر مسلمان کو پہنچتا ہی کہ
کسی کو گناہ کا مباشر دیکھے تو اسکو تعزیر دیوے گناہ کئے بعد تعزیر دینا جایز نہیں مگر حاکم کو
اگر کسی نے گناہ سے فراغت پایے بعد تعزیر دیا تو حاکم کو پہنچتا ہی تعزیر دیا سو شخص کو تعزیر دیوے
آدمی کے حق کے واسطے جو تعزیر دیتے ہیں اسکو جاری کرنا سوائے حاکمون کے دوسرون کو جایز
نہیں کیونکہ وہ تعزیر دعوے پر موقوف ہی دعوی سننا حاکم کا کام ہی اور یہہ جرم حق الناس
رہنے سے اس مین ابرا اور عفو اور شہادت علی الشہادت اور حلف جاری ہوتی ہی اور یہہ
جرم دو مرد کی گواہی یا ایک مرد اور دو عورت کی گواہی سے ثابت ہوتی ہی مدعی اپنے دعوے
کو گواہ سے ثابت نکرے تو مدعی علیہ اپنے انکار پر قسم کھاوے **فصل** بیان میں چند گناہون
کے کہ جن میں تعزیر ہی جسنے نماز کی فرضیت کا اقرار کرے اور عمداً ترک کرے تو اسکو
اتنے دن قید کرنا کہ وہ اپنی حرکت سے باز آوے اور نماز پڑھے بعضے کہتے ہین کہ اسکو
اسقدر مارے کہ اسکا بدن لوہولہان ہو غرض اسکو سخت تعزیر دینا ہمنے اس جگہہ قید لگایا
کہ نماز کی فرضیت کا اقرار کرنا کیونکہ جو کوئی نماز کے فرضیت کا انکار کیا تو وہ کافر ہوا مرتد کا

حکم اسپر جاری ہوگا مقیم یعنے بستی مین رہنے والا بیعذر رمضان کا روزہ عمداً ترک کیا تو
اسکو سخت مارنا اگر آئندہ بھی روزہ نہین رکھنیکا اندیشہ ہو تو اسکو قید بھی کرنا نامحرم عورت کو
دیکھے یا اسکے بدن کو چھوے یا اکیلے جگھہ اُس سے بات کرے یا بوسہ دیو یا گلے لگے تو اُسپر
تعزیر واجب ہی امرد کے ساتھہ بھی ایسی حرکتین کرے تو اُسپر تعزیر واجب ہی لواطت کرنے
والے کے حکم مین اختلاف ہی صاحبین یعنے ابو یوسف اور محمد کہتے ہین لواطت کا حکم زنا کے
برابر ہی اگر محصن ہو تو اسکو رجم کرینگے محصن نہین تو سو تازیانے مارینگے امام ابو حنیفہ کہتے
ہین کہ لواطت کرے تو اسکو سخت تعزیر دین زنا کا حد جاری نکرین فتوی امام کے قول پر ہی
امام ابو حنیفہ یہہ جو کہے اُسمین حد نہین سو اسکا سبب یہہ نسمجھے کہ یہہ گناہ خفیف اور آسان
ہی بلکہ لواطت کی حرمت زنا سے بھی سخت ہی کیونکہ زنا کی حرمت فقط شارع کی منع کرنے
کی جہت سے ہی بخلاف لواطت کہ وہ عقل اور طبیعت اور شرع کے رو سے حرام ہی تین جہت سے
جو چیز حرام ہو وہ سخت تر ہی اُس سے جو ایک ہی جہت سے ہو لیکن حد نہین آیا کیونکہ شارع کی
طرف سے اسپر دلیل نہ پائے دلیل وارد نہونیکی وجہ یہہ ہی کہ حد پاک کرنے کے لیئے مقرر ہوا ہی یہہ
گناہ ایسی مغلظ ہی کہ حد سے پاک نہین ہوتا دوسری وجہ یہہ ہی کہ جس چیز سے طبیعت کو
نفرت ہوتی ہی اُسکے منع کرنے کی خاطر شارع کا اہتمام نہین طبیعت جسکی خواہش
کرتی اُسکے منع پر اہتمام بہت ہوتا ہی جیسے شراب اور پیشاب حرمت میں دونون برابر مین
لیکن پیشاب پیوے تو اُسپر حد نہین کیونکہ اسکے پینے سے طبیعت نفرت کرتی ہی بخلاف
شراب کے کہ طبیعت اسکے پینے سے نفرت نہین کرتی تھی اسلیئے اس میں حد مقرر ہوا لغرض

مفتی بہ مذہب پر لواطت میں حد نہیں مگر تعزیر واجب ہی وہ تعزیر یا زیانے مارکے قید خانے میں
ڈالنا تا وہ نہیں مرجاوے یا توبہ کرے اور بدبو مکان میں قید کرنا اگر کسی کو لواطت کرنے کی
عادت ہوجاوے تو حاکم اسکو سیاست کے واسطے قتل کرے بعضے کہتے ہیں کہ اسکو بلند مکان
پر سے گراکے اوسپر پتھر ے ڈلنا مسلمان کی حقارت کوئی کیا تو اسکو تعزیر ہی کوئی مسلمان
شراب سیندی وغیرہ پیوے تو اوسپر تعزیر ہی شراب پینے والوں میں جاکے بیٹھے تو اسپر بھی تعزیر
ہی شربت وغیرہ جو حلال ہی اسکو شراب پینے والوں کے مانند پیویگا تو اسپر تعزیر ہی مسلمان سود
کہاوے تو اسکو مارنا اور قید کرنا یہانتک کے توبہ کرے راگ گاینوالیکو اور مخنث کو مارنا اور قید
کرنا مخنث سے مراد یہہ ہی کہ عورتوں کی سی حرکتیں کرے یا انکا لباس پہنے مسجد کا اسباب
چوری کیا تو اوسکو تعزیر شدید دیں اور توبہ کئیے تک اسکو قید میں ڈالیں شرع کے
احکام پر ہنسے تو اسکو تعزیر دینا جو کوئی ایسے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو کہ جس میں حد مقرر
نہیں تو اسکی تعزیر واجب ہی فصل گالیان وغیرہ کی تعزیر کے بیان میں مسلمان کو
اگر فاسق بولا یا کافر یا خبیث یا چور یا فاجر یا منافق یا لوطی یا بچہ باز یا سود خوار یا شراب خوار
یا سیندی کش یا دیوث یا قلطبان یا مخنث یا ہجرا یا خاین یا دغاباز یا قحبہ کا بیٹا یا حرام
زادہ یا اور کوئی قسم کی گالی دے تو اسپر تعزیر ہی اگر کسی کو فاسق یا فاجر کہے اور وہ
ویسا ہی ہی تو بولنے والے پر تعزیر نہ آویگی اگر کسی کو مثلاً فاسق بولا بعد اسکا فسق ثابت کرنیکے
واسطے قاضی کے پاس گواہ لے آیا تو گواہی مقبول نہ ہوگی کیونکہ گواہی مجرد جرح اور فسق کی
مقبول نہیں مگر فسق کا ایسا بیان کریگا کہ جس سے حق اللہ یا حق العباد ثابت ہوں اوسوقت تعزیر

زنا آویگی اس کی صورت ایسی ہی کہ زید نے عمرو کو فاسق بولا عمرو قاضی کے پاس فریاد کیا کہ زید
مجکو فاسق بولا زید دعوے کے جواب مین کہا کہ عمر نے اجنبی عورت کو چوما اور اسکی
گواہی کہ زنا تو گواہی مقبول ہوگی زید پر تعزیر نہ آویگی اگر کسی کو کتا یا سور یا بین یا چھیلا یا گدہا
یا سانپ یا بندر یا لاند کا بولا تو تعزیر دینے مین اختلاف ہی کیونکہ یہہ الفاظ عربون کے یہان
گالی نہین اپنے بچون کے نام کلب اور حیہ وغیرہ رکھتے تھے لیکن ہمارے ملک مین یہہ الفاظ گالی
کے ہین اسکے کہنے سے تعزیر واجب ہی مگر جسکو بولا سو وہ شخص ارذل مین ہو اور یہہ الفاظ کہنے
اسکو برا نہین لگتا ہی تو اس صورت مین تعزیر نہین اگر کسی کو حجام بولا یا حجام کا بیٹا تو تعزیر واجب
ہوتی ہی اگر کسی کو سفلہ بولا تو تعزیر واجب ہوتی ہی اگر پلید بولا تو تعزیر واجب ہوتی ہی کسی نمازی
کو بی نمازی بولا تو تعزیر واجب ہوتی ہی مگر وہ شخص ویسا ہی ہو تو تعزیر واجب نہین ہوتی زنا یا کہا
تو تعزیر واجب ہی کنائے سے قذف کرے تو تعزیر واجب ہی جھوٹا خط یا تمسک یا اقرار نامہ وغیرہ
بناوے تو تعزیر واجب ہی کسی نے گھوڑے کی دم یا کان کاٹا تو اسپر تعزیر ہی ایک نے دوسرے کو مارا اسنے
اسکو پھر کر مارا تو دونون پر تعزیر واجب ہی مگر جو پہلے مارا ہو اسکو اول تعزیر دینا کسی کی کچھ چیز
کسی نے چھین لیا اسنے حاکم یا فریاد نہ کرکے آپ ہی اسکو مارا تو مارنے والے پر تعزیر ہی
جسکی ماں باندی ہی اور باپ حر اسکو بولا تو اپنے باپ کا نطفہ نہین تو تعزیر مارینگے اس مسئلہ مین
جو کہے ماں اسکی باندی رہنا کیونکہ یا اگر حرہ ہوگی اور باپ غلام ہوگا تو اسکو حد قذف مارینگے
فصل تعزیر کئی قسم ہوتی ہی دترے سے مارنا کوڑے سے مارنا جوتی سے مارنا بید سے
مارنا خرمے کے شاخ سے مارنا قید مین ڈالنا مار کے قید کرنا کان مروڑنا سخت بات بولنا

عمد کرتا غصے سے دیکھنا غرض جسمین اسکو ڈر ہو ویسا کرنا اور تعزیر مین گھر ڈھانا بھی جایز ہی مثلا
کسی نے اقسام کے فسق و فساد کرتا ہی تو اسکا گھر توڑ ڈالن تعزیر مین شہر سے باہر کرنا بھی
جایز ہی تعزیر مین پیسے لینا بھی جایز نہین لیوے تو بھی بعد چند روز کے پھیر دیوے اس ملک مین
نوکری سزا ایک طرح سے ہو سکتی ہی پیسے لینے کے درعوض چند روز اسکو برطرف کرنا اگر نوکری مین
غیر حاضر ہو تو غیر حاضری کے موافق درماہہ وضع کرنا پہنچتا ہی نوکری مین سو جاوے تو بھی درماہہ وضع
کر سکتے ہین لیکن جتنا قصور کیا اتنا ہی پیسا وضع کرنا زیادہ وضع کرنا جایز نہین فصل تعزیر
آدمیون کے مرتبے کے دیکھنے مختلف ہوتی ہی ایک اشراف الاشراف لوگ یعنے علما اور سادات انکی تعزیر
فقط اعلام ہی یعنے قاضی انکو کہلا بھیجے کہ مین سنا ہون کہ تم ایسا کئے ہو اتنی بات سے وے
لوگ منفعل ہوتے ہین دوسرے اشراف لوگ یعنے امرا اور خانخانین ہین انکی تعزیر یہہ ہی کہ اعلام
کرنا اور محکمے تک کھینچنا اور دعوی جرح کرنا تیسرے میانہ لوگ ہین انکی تعزیر اعلام کرنا اور محکمے
تک کھینچنا اور قید کرنا چوتھے اراذل لوگ ہین انکی تعزیر اعلام کرنا اور محکمے تک کھینچنا اور قید اور
[illegible] حد آتی ہی تو تقصیر و ہمین ایسا ہی کرنا لازم نہین بلکہ جرم کو بھی نظر کرنا
[illegible] یعنے ایک کو اتنا مارا کہ لہو لہان ہوا اسکی تعزیر فقط اعلام ہی نہین بلکہ اس
سے زیادہ تعزیر ہی فصل مارنے جو تعزیر کرتے ہین اسکا اکثر انچاس کوڑے ہین امام ابو یوسف
کہتے ہین ستر پانچ کوڑے ہین اور اقل تعزیر تین کوڑے ہین مگر اس سے کم مارنا چاہا تو قاضی
کو اختیار ہی قاضی نظر کرے کہ تعزیر کس سبب سے دیتے ہین اگر اس سبب سے دیتے ہین کہ اس
جنس کی تقصیر مین حد آیا تھا لیکن بسبب عارض کے حد ساقط ہوا درعوض اسکے تعزیر آئی

وہان تعزیر شدید ہی مثلاً کسی نے غیر کی باندی کا یا غیر کی ام الولد کا قذف کیا تو قذف کی
تعزیر اسپر اسے مارتے لیکن باندی ہنکے سبب سے حد ساقط ہوا اور تعزیر واجب آئی
یہان نہایت تعزیر کا جو مرتبہ ہی اُس تک پہنچا وینگے اگر اس جنس کی تقصیر مین حد نہین تھا
مثلاً کسی کو یا خبیث لوا تو اسکے ضمن مین حد نہین تو یہان نہایت مرتبے کی تعزیر نہ
دینا مار سے اُترتی تعزیر قید ہی قید جو کرتے ہین اُسمین اختیار ہی چاہے تو بندی خانے مین
یا کسی کے گھر مین یا اُسی کے گھر مین بھی قید کر سکتا ہی فصل تعزیر کے کوڑے خوب زور سے
مارئیے اُس سے کم زنا مین اس سے کم شراب مین اس سے کم حد قذف مین رہنے اور تعزیر
کھڑا کرکے مارنا اور بدن پر کے کپڑے نہ نکالنا مگر دغلا یا پوستین کہ جسکے رہنے سے
مار کی تاثیر نہو تو اُسکو نکالنا ضرور ہی لیٹا کے مارنا اور ہاتھ بہت اوپر اُٹھا کے نہ مارنا
اور تعزیر کے مارین بہت ہو تو اس مین ایکہی جگہہ مارنا اگر کم مارین ہون تو وی بدن پر جدا
جدی جگہہ مارنا اور چہرے پر اور سر پر اور ذکر جگہہ پر نہ مارنا فصل قید خانے مین
بچھونا بچھانا اور تکیہ وغیرہ نہ رکھنا اور بات چیت کے واسطے کسی کو رخصت نہ دینا
مگر قرابتی لوگ یا ہمسائے والے آوین تو انکو رخصت دینا لیکن انکو زیادہ تھہرنے نہ دینا اور
جمعہ کی اور جماعت کی نماز کے واسطے نکلنے نہ دینا اور جنازے کے واسطے بھی نکلنے
نہ دینا مگر اسکے اصول و فروع کی جنازے کے واسطے کفیل لیکے رخصت دینی جایز ہی
دوا کھانے کو اور بیماری کے سبب سے بھی رخصت نہ دینا مگر بہت بیمار ہوا اور کوئی خدمتی بھی
نہین تو کفیل لیکے چھوڑے اور وہان کچھ کسب یا معاملہ یا تجارت کرنے نہ دیوے

خاتمہ حکام کو ضرور ہی حدود الٰہی کو اپنی قدرت کے موافق جاری کرنے مین قصور کرین
اور تعزیرات کو جاری کرنے مین قواعد شرع کی رعایت کرین جو لوگ شرع پر عمل نکرکے
اپنی رائے پر فیصلہ دونیگے یا دوسرے اہل ادیان کی مذہب پر عمل مین لاوینگے تو وعید مین اس آیت
آیت کے داخل ہوونیگے وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ
جو کوئی حکم نکرے اس پر جو اللہ نازل کیا تو وے لوگ وہی کافر ہین چند احادیث جو عدل
کی فضیلت مین وارد ہین ہم اسکو یہان ذکر کرتے ہین روایت کئے ہین بخاری اور
مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تھے سات
شخص ہین اُن پر اللہ تعالی اپنا سایہ کرتا ہی اس دن جو سایہ نہین مگر اللہ ہی سا ایک امام
عادل ہی الحدیث روایت کئے ہین امام احمد اور ترمذی وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تین شخص کی دعا رد نہین ہوتی روزہ
دار کے افطار کئے تک اور امام عادل کی اور دعا مظلوم کی اسکی دعا کو اللہ تعالی ابر کے
اوپر کرتا ہی اور اسکے لئے آسمان کے دروازے کھولتا ہی اور پروردگار عزوجل کہتا ہی میری
عزت کی قسم تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد ایک زمانے کے ہو روایت کئے ہین مسلم اور
نسائی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
مقسطین یعنے عدل کرنے والے اللہ تعالی کے پاس نور کے ممبرون پر رحمن کی سیدھی بازو
پر ہوونگے اللہ تعالی کے دونون ہاتھ سیدھے ہین مقسطین وے لوگ ہین جو عدل کرتے
ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر کے لوگون مین اور اس کام مین جو اُس کے والی ہوے ہین روایت

کیا ہی مسلم نے عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
بہشتی لوگ تین ہین صاحب سلطنت عادل جو موفق ہی یعنے نیک کامونکی اُسکو توفیق ہی اور
مرد نرم دل مہربانی کرنے والا قرابتی مسلمان اور عفیف متعفف عیال والا روایت
کیا ہی طبرانی کبیر مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
امام عادل کا ایک دن ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہی روایت کیا ہی ترمذی
نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے
دن اللہ کے پاس زیادہ محبوب اور اسکے قریب بیٹھنے والا امام عادل ہی اور لوگون مین زیادہ
مبغوض اور اُس سے بہت دور بیٹھنے والا امام ظالم ہی روایت کیا ہی بزار نے انس رضی
اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے امام ظالم کو قیامت کے دن لاوینگے تب
اُسسے اس کی رعیت جھگڑا کرکے غالب آوینگے پھر اُس امام کو کہا جاویگا کہ دوزخ کی ستون
کو تو مضبوط کر روایت کیا ہی طبرانی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے دن بڑا عذاب اسکو ہوگا جسنے نبی کو قتل کیا ہی یا
نبی اسکو قتل کیا ہی یا امام جو ظالم ہی روایت کیا ہی نسائی نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے چار شخص کو اللہ تعالی دشمن رکھتا
ہی امام جو بے انصاف ہی الحدیث اس حدیث کو مسلم بھی روایت کیا ہی اسکی روایت مین
امام بے انصاف کے درعوض امام جھوٹا ذکر کیا ہی روایت کیا ہی طبرانی اوسط مین اور
حاکم نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کوئی

میری امت کا والی ہوگا پھر وے تھوڑے ہوں بہت اور انمیں انصاف نکریگا تو اللہ تعالی
اس والی کو دوزخ میں اوندھا ڈالیگا روایت کیا ہی طبرانی اور ابو یعلی اور حاکم
نے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دوزخ میں
ایک بیابان ہی ابن بیابانمیں ایک کواہی اسکا نام ہبہت ہی ہر جبار سرکش کو اللہ تعالی
اس کوے مین ڈالیگا روایت کیا ہی امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی جو کوئی دس شخص پر بھی امیر ہوگا تو قیامت کے دن اسکے
ہاتھ باندھے ہوے لاوینگے اسکے ہاتھوں کو کوئی نہ چھڑائیگا مگر عدل روایت کیا ہی مسلم
نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے اسی گھر
مین فرماتے یا اللہ جو کوئی میری امت کے کوئی کام کا والی ہوگا اور ان پر سختی کریگا تو اس پر سختی کر
اور جو کوئی میری امت کے کسی کام کا والی ہوگا اور ان پر مہربانی کریگا تو تو اسپر مہربانی
کر روایت کیا ہی مسلم نے ابی عثمان سے کہا ہم اذربیجان میں تھے ہمکو عمر رضی اللہ عنہ
کا خط آیا اس میں لکھے تھے ای عتبہ بن فرقد یہ تیری سعی اور تیری ماباپ کی سعی سے
حاصل نہیں ہوا تو اپنی گھر میں جو بیٹ بھر کے کھاتا ہی مسلمانوں کو انکے گھروں میں
پیٹ بھر کے کھلا اور آسایش مت اختیار کر اور اہل شرک کے لباس سے اور حریر کے
کپڑوں سے پرہیز کر روایت کیا ہی طبرانی معجم اوسط اور صغیر میں عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری امت میں جو شخص
لوگوں کے کچھ کام کا والی ہوگا اور اپنی ذات کو جس چیز سے محفوظ رکھتا ہی انکو اس

سے محفوظ نہ رکھیگا تو بہشت کی بو نہ سونگھیگا روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے معقل
بن یسار رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی کسی بندے کے
اختیار مین رعایا کو دیوے اُسنے انکی خیرخواہی نہ کرے تو اللہ تعالی اس پر بہشت کو حرام کرتا ہی
روایت کیا ہی مسلم نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے جو امیر مسلمانون کے کسی کام کا والی ہو گا اور انکے لئے سعی و کوشش نکریگا اور انکی خیرخواہی
نہ چاہیگا تو انکے ساتھ بہشت مین نہ جاویگا روایت کیا ہی طبرانی اوسط او صغیر مین انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کوئی مسلمانون کے کچھ کام کا والی ہو گا
اور انکی خیرخواہی نکریگا تو وہ دوزخ مین جایگا روایت کیا ہی طبرانی نے عبد اللہ بن مغفل مزنی
رضی اللہ عنہ سے کہے مین قسمیہ بولتا ہون رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمائے کوئی امام
یا کوئی والی ایک اندھیری شب مین رہے اور اپنی رعیتون کے خیرخواہی کری تو اللہ تعالی اسپر بہشت
حرام کرتا ہی روایت کئے ہین ابو داؤد اور ترمذی نے ابو مریم عمرو بن مرۃ الجہنی رضی اللہ عنہ سے
انہون نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون فرماتے تھے کسی کو اللہ تعالی
مسلمانون کے کام کا والی کریگا اسنے انکی حاجت اور فقر کے وقت انسے پوشیدہ رہے یعنے حاجتمندون
کو اُس پاس بار یابی نہو تو اللہ تعالی قیامت کے دن اُس والی کی حاجت اور فقر کے وقت اپنی باریابی سے محجوب
رکھیگا یہ سنکے معاویہ رضی اللہ عنہ حاجتمندون کی حاجت اپنے پاس لا کے سنانے ایک شخص کو مقرر کئے
روایت کیا ہی امام احمد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کوئی مسلمانون
کے کچھ کام کا والی ہوگا او ضعیف حاجتمند کو اپنے پاس آنے نہ دیگا تو قیامت کے دن اللہ تعالی اس والی کو اپنے

پانی نہ دیگا روایت کیا طبرانی نے ابو الصداح رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے لوگو
تم میں سے کسی نے کچھ کام والی ہوکا اور حاجتمندون کو اپنے گھر آنے نہ دیگا تو اللہ تعالی اسکو بہشت میں آنے نہ دیگا اور
جس کی ہمت دنیا حاصل کرنے پر ہو گی اللہ تعالی اسکو میرے ہمسایہ سے محروم کریگا کیونکہ میں دنیا کو خراب
کرنے معبوث ہوا ہوں دنیا کی عمارت کے واسطے معبوث نہیں ہوا روایت کیا ہے حاکم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کسی نے ایک جماعت سے ایک شخص کو حکومت دیا اس جماعت میں دوسرا شخص ہے جو اللہ تعالی
کو زیادہ راضی رکھنے والا ہے تو وہ خدمت دینے والا اللہ کی اور رسول کی اور مومنوں کی خیانت کیا روایت
کیا ہے حاکم نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کسی نے مسلمانوں کے کچھ کام کا
والی ہوکا اور اپنے خاطر والے کو اپر امیر کریگا تو اس والی پر اللہ تعالی کی لعنت ہے اللہ تعالی اسکے صرف و
عدل کو قبول نکریگا یہاں تک کے اسکو دوزخ میں داخل کریگا صرف کی معنی توبہ اور عدل کی معنی فدیہ یعنے
وہ والی توبہ کرے یا فدیہ دے تو مقبول نہو کا بعضے کہتے ہیں صرف کی معنی نفل اور عدل کی معنی فرض یعنے
اسکے نوافل اور فرایض مقبول نہیں ہونگے سبب اسکا یہہ کہ جب نا اہل کو عمل دیگا تو وہ رعایا پر ظلم کریگا
حاکم اسکی خاطر سے اسکو کچھ سزا نہ دیگا اور نہ عزل کریگا تو ظلم کا سبب وہ حاکم ہوا بندوں کے حقوق
کسی کے گردن پر ہوں تو توبہ سے ساقط نہیں ہوتے جب تک وہ معاف نکرے جب ان معاف کرے تو اللہ بھی معاف
کریگا ۞ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم ربیع الآخر کی چھبیسوں کو سنہ یکہزار دوسو باسٹھ
ہجری میں اس مسودہ کی تحریر سے ہمکو فراغت ہوئی والحمد للہ علی ذلک ۞

قطعۂ تاریخ نیک	ہی نادر بہت یہہ کتاب صدود ادب سے جھکا سر کو الطاف سال	شریعت کا تعزیر خانہ ہی یہہ کہا معدلت کا خزانہ ہی یہہ ۱۲۶۲	سنہ ... العطوف